سوال

(53) تشہد میں رفع السبابہ کتب احادیث سے کب تک ثابت ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اٹھانا سبانہ کا تشہد میں کتب احادیث سے کب تک ثابت ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح ہوکہ اٹھانا سبابہ کا آخر تشہد تک کتب احادیث سے ثابت ہے جیسا محلی شرح موطأ میں مرقوم ہے۔ ونقل عن بعض ائمة الشافعية والمالكية انه يديم رفعا الیٰ اٰخر التشهد واستدل له بما فی ابی داوٗد انه رفع اصبعه فرأيناه يحركها ويدعوا وفيه تحريكها دائما اذا الدعاء بعد الشهد قال ابن حجر وليس ان يستمر الرفع الیٰ اٰخر التشهد كما قاله بعض ائمتنا واحترز به جمع بان الاولیٰ عند الفراغ اعادتها انتهى قال علی القاری والاول هو المعمول لان الاعادة يحتاج الى روايته وقال ابن جر ايضا انه ليس رفعها مع المخنائها قليلا لخبر صحيح فيه الى جهة القبلة كذا فی المحلی شرح الموطأ لمولانا سلام اللہ الحنفی من الولاد الشيخ عبدالحق المحدث الدهلوی   واللہ اعلم بالصواب
ترجمہ : شافعی اور مالکی بعض ائمہ سے منقول ہے کہ تشہد کے آخر تک پھر انگلی اٹھائے رکھے اور انہوں نے ابو داؤد کی حدیث سے استدلال کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلی کو اٹھایا تو پھر اس کو حرکت دیتے رہے اور دعا کرتے رہے، ابن حجر کہتے ہیں کہ مسنون ہے کہ تشہد کے آخر تک انگلی اٹھائے رکھے جبکہ ہمارے ائمہ سے منقول ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اٹھانے کے بعد پھر اس کے نیچے کرے۔ ملا علی قاری کہتے ہیں کہ پہلا قول معلول ہے۔ کیوں کہ اعادہ تب بھی ہوگا، جبکہ اس کو نیچے رکھا جائے گا۔ ابن حجر کہتے ہیں کہ انگلی اٹھائے تو کچھ جھکا کر قبلہ رخ رکھے۔

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 3 ص 177